ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلہ

BADR بدر QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ

بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

ضمیمہ درس قرآن مجید

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل

جرعۂ وصلش ز جام نورالدین

Registered No. L. CLXXVIII

جلد ۱۲

۱۳ - ذیقعد ۱۳۳۰ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ - اکتوبر ۱۹۱۲ء مطابق ۹ کاتک سمہ ۱۹۶۹

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان درآ

بروز جمعرات

کہ ہست محی موتی کلام نوردین

نمبر ۱۷

دس شرائط بیعت

اوّل۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا **چہارم**۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بخواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ز نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیا کش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر ست خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا۔

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح رضی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ تمام درس قرآن شریف حسب معمول ہوتے ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ بھی بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی جو حضرت صاحبزادہ صاحب کی مشایعت کے واسطے بمبئی تک گئے تھے واپس قادیان آگئے ہیں۔ میاں محمد حسن صاحب بھمبڑی چوہدری غلام احمد صاحب اضلاع جالندھر و ہوشیارپور کے علاقوں میں وعظ کر رہے ہیں اور اشاعت دین میں کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا ناصر ہو۔ الحکم کے تازہ پرچے میں تحریک محمودی اور الحکم کی اعانت کا مضمون احباب احمدیہ کے واسطے قابل غور ہے۔ الحکم اخباری دنیا میں سلسلہ حقہ کا سب سے پہلا خادم ہے۔ اور اس کے بقا اور قیام میں ساعی ہونا قومی عزت و غیرت کے سوال میں شامل ہے۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور لیکچر دینے کے واسطے اٹاوہ تشریف لے گئے ہیں۔ امید ہے کہ لاہور سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب، ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب بھی تشریف لے گئے ہوں گے۔ حضرت کی اجازت ان کو بھی جا چکی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اور عرب عبدالمحی صاحب ۱۰ تاریخ کو جہاز پر سوار ہو گئے۔ پورٹ سعید جائیں گے اور وہاں سے عرب شریف بعزم حج۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب ۱۴ تاریخ کو جدہ جانے والے جہاز پر سوار ہوئے۔ خواجہ صاحب کا خط بخیریت پہنچنے کا لنڈن سے آگیا ہے۔ ان سب بزرگوں کی ان کے سفروں میں ہم یہی امداد کر سکتے ہیں کہ ان کے واسطے درد دل سے دعائیں کریں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ "قادیان والوں پر میرے کچھ حقوق ہیں کیا وہ میرے لئے دعا کریں گے"۔ اس پر معزز ہمعصر الحکم نے کیا خوب لکھا ہے کہ آپ کے سلسلہ عالیہ کے ہر فرد پر حقوق ہیں۔ کون ہے جو آپ کے اس دینی سفر کے خیال پر دردمند نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور دینی خدمات میں بڑے بڑے حصے عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایڈریس قاہرہ میں c/o Thomas Cook & Son Cairo Egypt. ہے۔ اور بمبئی میں میاں صاحب کا تار کا پتہ c/o Fondling, Bombay ہے اور خط کا پتہ c/o Seth Esmaeel Adum No. 70 Jumana Masjid Bombay ہے۔

حضرت خواجہ صاحب نے لنڈن میں مسلمان طلباء کو نماز جمعہ سے غافل پا کر سب سے پہلا کام یہ کیا ہے کہ اپنے خرچ پر ایک مکان کرایہ پر لیکر وہاں مسلمانوں کو جمعہ پڑھایا کریں۔ جزاہ اللّٰہ الخیر۔ اللّٰھم زد فزد۔

نہایت خوشی کی بات ہے کہ دفتر الحکم سے ایک نیا رسالہ احمدی خاتون نام جاری ہونے لگا ہے۔ مقاصد نام سے ظاہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رسالہ کو کامیاب کرے۔

حجۃ اللّٰہ

حکیم محمد حسین صاحب قریشی احمدی۔ موجد مفرح عنبریں۔ حویلی کابلی مل۔ ڈبی بازار لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تقریر جو حضور نے لاہور میں ایک بڑے مجمع میں ایک سائل کے جواب میں کی تھی۔ نہایت خوشخط خوشنما چھاپ کر شائع کی ہے۔ سوال یہ تھا کہ جب کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بصدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ حشر نشر پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر ہمیں آپ کا ماننا کیوں ضروری ہے؟ یہ سوال ایک غیر احمدی کی طرف سے تھا اور اس کا جو سچا اور پُر معرفت جواب حضرت مسیح موعودؑ نے دیا۔ وہ اس ٹریکٹ میں چھاپا گیا ہے۔ اس ٹریکٹ کی اشاعت بہت کثرت سے ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ سوال اکثر پیدا ہوتا ہے۔ بالخصوص جہاں کہیں ہمارے معزز لیکچرار مثلاً خواجہ صاحب کی پُر اثر اور پُر حکمت تقریریں تائید اسلام میں غیر احمدی لوگ سنتے ہیں اور ایک احمدی کو اسلام کی حمایت میں ایسی معجزانہ توفیق پاتے ہوئے دیکھ کر کفر بازی کے تکبر سے تنزل کر لیتے ہیں اور احمدیوں کو مسلمان سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ تو پھر سب سے پہلا سوال ان کا یہی ہوتا ہے کہ ہمارے واسطے احمدؐ رسول اللہ کا ماننا کیوں ضروری ہے۔ ایسے موقعوں پر یہ رسالہ کثرت سے شائع کر کے پبلک کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔ یہ رسالہ قریشی صاحب سے دو پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر مفت منگوایا جا سکتا ہے اور جو صاحب زیادہ تعداد میں چھپوانا چاہیں وہ قریشی صاحب کے ذریعہ سے چھپوا سکتے ہیں۔ اس مطلب کے واسطے ہنوز مطبع میں پتھر محفوظ ہیں۔ ایک سو نسخہ پر قریباً ۱۲؎ خرچ ہوتے ہیں۔ قریشی صاحب کا پتہ اوپر درج ہے۔

وی-پی

اگلا (۳۱-اکتوبر کا) پرچہ اُن تمام صاحبان کی خدمت میں وی-پی کیا جائیگا جنہوں نے ابھی تک ۱۹۱۲ء سے اپنا چندہ منظور نہ کیا تھا۔ یا جن کے نام ابھی تک پچھلا کچھ بقایا ہے۔ جو صاحب بلا وجہ واپس کریں گے۔ اُن کے نام کا اخبار بند کر دیا جاوے گا۔

دعا مدد

پسر نواب الدین صاحب ظفروال علیل ہے۔ احباب دعا کریں۔ خدا شفا دیوے۔

درخواست جنازہ

مفصلہ ذیل مرحوم بھائیوں کے واسطے احباب دعائے مغفرت کریں:۔

(۱) میاں احمد دین صاحب۔ دنیاپور۔ ضلع ملتان۔

(۲) چوہدری غلام احمد صاحب بی۔ اے جو محکمہ ڈاکخانہ میں ملازم تھے اور آجکل چھاؤنی جالندھر میں پوسٹ ماسٹر تھے فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

(۳) ماسٹر ولی اللہ صاحب پسر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ایک پُر جوش احمدی تھے اکثر اخباروں میں تائید سلسلہ کے لئے مضامین شائع کیا کرتے تھے فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

خریداران تشحیذ مطلع ہوں

آپ کے پتوں کی چٹیں نئی لکھوائی جا رہی ہیں۔ جو صاحب اپنے پتے میں کوئی غلطی پائیں ضرور مہربانی فرما کر اطلاع دیں تاکہ صحت ہو سکے۔ میں جانتا ہوں بعض مقاموں کے نام غلط ہیں۔ مگر صحیح معلوم نہیں اس لئے تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک صاحب اپنے اپنے پتہ کی چٹ اطلاع فرماویں۔ ورنہ شکایت معاف۔ مینیجر تشحیذ

اخبار عالم پر ایک نظر

بلقان کی ریاستوں میں قیام امن کی تمام امیدیں قطعاً منقطع ہو گئی ہیں۔ برما میں لاکھوں روپیہ کا تیل کا تالاب بجلی کے گرنے سے تباہ ہو گیا۔ اور رنگون میں طوفان سے پچیس ہزار ایکڑ چاول کی کاشت غرقاب ہو گئی۔ پرنس وحید الدین برادر سلطان المعظم روم اور شہزادہ عبدالرحیم برادر زادہ سلطان اور فرزند غازی سلطان عبدالحمید معزول نے بصورت جنگ میدانِ حرب میں جانے کا ارادہ کیا ہے۔ الحمد للہ کہ ایم اے او سکول چک ۲۳۳ ضلع لائل پور کی عمارت کے واسطے بیدار مغز اور رعایا پرور ڈپٹی کمشنر لفٹنٹ کرنل ڈگلس صاحب نے کافی زمین دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں ہم اس خوشی کے ساتھ یہ افسوس کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ سکول مذکور کی اسقدر ترقی محض ایک احمدی ہیڈ ماسٹر مسمی محمود علی خان اشرف کی کوشش اور محنت کا نتیجہ ہے جو گذشتہ سال بسبب احمدی ہونے اور سکول کے ناظمین کی علانیہ مخالفت کے مستعفی ہو چکا ہے سکول کمیٹی پرواجب ہے کہ اپنے کام سے کام لے اور ایسے مباحثات و

بدر منوّر

حکیم سراج الدین صاحب کے صاحبزادے دہلی سے تشریف لائے۔

خلیفہ رشید الدین صاحب نے سوال کیا کہ کیا ابنِ عبدالحکم کوئی مورّخ ہیں۔

فرمایا۔ ایک اور بڑے مورخ کو میں جانتا ہوں۔ جو ادیب بھی ہیں۔ اور جنکا نام احمد ابوالفضل بن ابی طاہر طیفوری ہے

درس کو تشریف لیجاتے ہوئے فرمایا۔ کہ لنڈن میں تین لاکھ عورتیں۔ بغیر نکاح کے نکاح کی خواہشمند بیٹھی ہیں۔

مولوی سراج الدین صاحب کے صاحبزادے سے فرمایا۔ کہ اگر میں تمسے کسی حدیث کی نسبت کچھ دریافت کروں۔ تو یقیناً تم جواب نہ دیسکوگے۔ کیونکہ مولوی لوگ اچھے تو پڑھاتے ہی نہیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ حضور بیشک! پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا تم احادیث پڑھتے ہوئے مشکل حدیثوں کا خوب مطلب دریافت کر سکتے تھے۔ عرض کی کہ نہیں۔ آپ فرمانے لگے کہ میں مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے پاس گیا۔ اور ان کو کہا کہ اگرچہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اور میری عمر بھی پڑھنے کی نہیں رہی۔ لیکن اگر آپ صرف دو تین ہی سوالات کا جواب دیدیں تو آپ کا شاگرد ضرور بنجاؤنگا۔ کہنے لگے کہ بہت اچھا جب میں نے سوال کیا تو کہنے لگے کہ اس میں تو بڑا بکھیڑا ہے اور اصل بات تو یہ ہے کہ سوال آپ کے وقت کا ہے آپ [illegible] اس کا جواب دیں نہ یہ ہمارے وقت کا ہے اور نہ ہم اس کا جواب دیسکتے ہیں۔ پھر میں نے ایک اور سوال کیا۔ تو کہا اس میں اس سے بھی بڑھکر جھگڑا ہے۔ اور کہا کہ اچھا یہ سوال نہیں کوئی اور سوال کرو۔ جب تیسرا سوال کیا۔ تو صاف کہدیا کہ ہمیں اسکا ہی جواب نہیں آتا۔

پھر سراج الدین صاحب کے صاحبزادوں سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ جو بنو مستقل ہوکر۔ جو کام کرو مستقل ہوکر۔ تجارت کرو تو مستقل ہوکر۔ بغیر استقلال کے ہر کام لغو ہے۔

درس کو تشریف لیجاتے وقت احمد نور صاحب کابلی سے فرمایا۔ کہ تمہارے کنبہ میں جو اکثر آدمی بیمار ہیں۔ تو اس کا سبب یہ ہے۔ کہ اس میں گھاس بہوس اور چھوٹے چھوٹے جوان لوگوں کو کاٹتے ہیں۔ اور مچھروں سے بخار بہت پھیلتا ہے اس لئے چھوٹے چھوٹے تمام درخت اپنے مکان میں سے اکھاڑ کر پھینکدو۔ اور ان کی بجائے یوکلپٹس کے درخت لگالو۔ اور چونکہ تالاب تمہارے مکان کے نزدیک ہے۔ جو وہ ایک بخار کا سبب ہے۔ اس لئے تالاب کیطرف کی دیوار کو اور بلند کردو۔

۲۔ اکتوبر کی صبح کو حضور حکیم محمد عمر صاحب کے مکان پر کسی مریض کو ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے مکان پر تشریف لاکر فرمایا۔ کہ میں ابھی باہر آتا ہوں۔ مگر بہت تھک گیا ہوں یہ فرماکر اندر تشریف لیگئے۔

دُعا

ایک گمنام خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کسی نے لکھا کہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ لَمْ يَلِدْ ۔ وَلَمْ يُوْلَدْ ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔

یہ دعا آپ پڑھیں۔ دوسروں کو پڑھنے کے لئے کہیں حضرت نے فرمایا کیا حرج ہے یہ تو قرآن شریف کی دعائیں ہیں ہم تو یہ پڑھتے ہی رہتے ہیں۔ اخبار میں چھاپ دیویں۔

اپنا حق لو

ایک دوست نے دریافت کیا کہ میرے احمدی ہو جانے کے سبب میرے بھائی بڑے سخت دشمن ہو گئے ہیں وہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔ جایداد میں جو میرا حصّہ ہے وہ میں لینے لگتا ہوں۔ تو ہتھیار لے کر مجھ پر حملہ کرتے ہیں۔ میں ان کا اس طرح مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا اپنا حق لینا انسان کے واسطے ضروری ہے اور اپنے حق کا بچاؤ کرتے ہوئے جو قتل ہو جاوے وہ شہید ہے۔

بیوی کو ساتھ رکھو

مہاجرین میں سے ایک صاحب سسرال گئے ہوئے تھے انہوں نے لکھا کہ میں واپس قادیان آتا ہوں مگر بیوی کو سسرال میں چھوڑ جاؤنگا۔ حضرت نے جواب میں فرمایا کہ ہمیں تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بی بی اس واسطے نہیں ہوتی کہ اس کو وہاں چھوڑ دیا جاوے؟ آپ یہاں آرہیں۔ بی بی کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیئے۔

کثرت ازدواج

غیر مذاہب والوں نے جہاں اور مسایل اسلام پر زہر اگلا ہے وہاں انہوں نے اسلامی مسئلہ کثرت ازدواج پر بھی بڑی شد و مد سے اعتراض کیا ہے مگر انہیں واضح رہے کہ حضرت سلیمان کی سات سو بیبیاں اور تین سو حرمیں تھیں اور حضرت داؤد کی سو جوروآں تھیں (اول سلاطین باب ۱۱۔ آیت ۳) حضرت سلیمان کے بیٹے رحبعام کی اٹھارہ جورواں اور ساٹھ حرمیں تھیں (۲ تواریخ باب ۱۱۔ آیت ۲۲) حضرت سلیمان کے پوتے ابیاہ کی چودہ جورواں تھیں (۲ تواریخ باب ۱۳۔ آیت ۲۱) حضرت جدعون کی بہت سی جورواں تھیں (قاضیون کا باب ۸۔ آیت ۳۰)۔ یہ تو ابتدائی زمانہ کے حالات ہیں ۱۹۰۴ء میں مشنری پادریوں نے بیان کیا ہے کہ افریقہ کے علاقہ اوپو کے شاہ کے پاس آٹھ سو عورتیں ہیں۔ اور ایک اور بادشاہ ہے جو ہر سال تین ہزار عورتیں کرتا ہے۔ اور سال کے بعد ان کو اپنے اہلکاروں اور سپاہیوں میں بطور انعام بانٹ دیتا ہے یا بطور غلاموں کے انہیں بیچ ڈالتا ہے۔ کیپ ٹوٹن میں ملایا کا رہنے والا ایک نجار سنہ ۱۹۱۰ء میں قتل کے جرم میں گرفتار ہوا تو اس نے اقرار کیا کہ میری ۲۷ بیویاں ہیں!۔

اسی طرح ہندوستان اور کشمیر کے راجوں مہاراجوں نے بھی جنکے نام نامی ذیل میں درج ہیں کثرت ازدواج میں کسر نہیں رکھی۔ راجہ شہر اگ جیوتش کی ۱۶۰۰۰۔ رانی۔ دیکھو تاریخ فرید کوٹ جلد ۱ صفحہ ۲۷۱ و ۲۷۲۔ سری کرشن جی مہاراج کی ۱۶۱۰۰۔ ہر ایک رانی سے دس لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی (ایضاً صفحہ ۱۷۲)۔ راجہ سالباہن کی رانیاں تو بہت تھیں لیکن اخیر وقت کی تعداد ۱۲۸۵ تھی۔ ایضاً صفحہ ۷۲ جلد ۲۔ راجہ رسالو کی اَنگنت ایضاً صفحہ ۸۰۔ راجہ بلبند کی ۱۲۔ ایضاً صفحہ ۷۷۔ راؤ تنز کی ۱۵۔ صفحہ ۷۷۔ راجہ دیوراج کی ۴۵ صفحہ ۱۷۹۔ مہار اول منذ کی ۱۵ صفحہ ۱۸۱۔ راؤ جوندہر کی ۱۳۔ ایضاً جلد ۳ صفحہ ۱۷۔ راجہ وزرلدت (بجرادت) کی ہر وقت ۳۶۰ موجود رہتی تھیں دیکھو تواریخ کشمیر حصہ اول صفحہ ۱۴۳ مصنفہ ملک محمد الدین صاحب فوق۔ راجہ بردہ گپت کی ۱۳۔ ایضاً صفحہ ۲۳۔ راجہ کلش دیو ۱۲ ایضاً صفحہ ۲۳۷۔ راجہ ہرشدیو ۳۶۰ ایضاً صفحہ ۲۱۲ اور راجہ رام دیو نا کی ارجن شہزادہ اور راجہ جہرہ اور راجہ چکرورما۔ اور راجہ اوچل والیان کشمیر کی کئی رانیاں تھیں ایضاً صفحہ ۸۰ و ۸۵ و ۱۲۱ و ۲۱۲ و ۲۵۲۔ اور راجہ چند دیو والی کشمیر نے حرم سرا کی اسقدر بھرتی کی تھی کہ سال کے دنوں کے حساب سے ہر وقت ان کی تعداد ۳۶۰ سے کم نہ ہونے پاتی تھی ایضاً صفحہ ۶۹۔

دیکھو تاریخ تراب صفحہ ۵ - دوا بر جگہ میں بیاہ کا کچھ ٹھکانا نہیں - تین تین بہنیں ایک آدمی سے اور پانچ بھائی ایک عورت سے بیاہ کرسکتے تھے - علاوہ اسکے مغلوب دشمنوں کی عورتیں تو گویا اپنی بیاہتا تھیں (تاریخ تراب صفحہ ۱۵) کلکتہ کے اخبار سنجیونی نے ۱۹۱۲ء میں ایک مزید فہرست ان لوگوں کی شایع کی ہے جنہوں نے ایک سے زیادہ بیویاں کی ہیں وہ سب لوگ ۴۴ گاؤں کے باشندے اور یہ کل ۲۴۷ آدمی ہیں انہیں سے ایک ایشر چندر مکرجی ساکن بلی بلیکٹی ضلع بریسال کے ہیں اور اپنی گزشتہ ۸۰ سال کی عمر میں ۱۶۸ - شادیاں کی ہیں - ایک بابو گریش چندر بنرجی ساکن کلیا ضلع فرید پور صرف ۶۷ بیویاں کر چکے ہیں ایک صاحب بابو کارت چندر نے ۲۲ بیویاں کی ہیں - چار صاحب ایسے ہیں جنہوں نے دس سے زیادہ اور بیس کے اندر بیویاں کی ہیں ۲۴ صاحب ایسے ہیں جنہوں نے دو سے چار تک شادیاں کی ہیں - شاہ انام کی سو بیبیاں تھیں اور محل میں ہر ایک خدمت عورتوں کے سپرد ہے تیس عورتیں انکے کمرہ میں پہرہ دیتی ہیں - پانچ ہر وقت خدمت کیلئے مستعد رہتی ہیں - شہر ننگرم سیام کا دارالخلافہ ہے جسکی آبادی ۹ ہزار کی ہے اسمیں ایک بھی مرد نہیں تمام عورتیں ہی ہیں - دفتروں - مندروں - دوکانوں - کارخانوں - وغیرہ میں سب جگہ عورتوں کا دور دورہ ہے - عورتیں ہی جج عورتیں ہی جنرل اور سپاہیوں کے فرایض ادا کرتی ہیں - چونکہ شاہ سیام معہ بچوں اور بیگم کے یہاں رہتا ہے اس لئے کسی مرد کو وہاں آنے کی اجازت نہیں جس عورت کو چاہے بلا سکتا ہے اور سنئے رانی دروپدی پانچ بھائیوں کی بیوی ہوئی - تاریخ تراب صفحہ ۹۴) وزلٹ حاشیہ صفحہ ۲۷۷ تاریخ فرید کوٹ جلد اول باب دوم ملک تبت میں شاید اسی کی تقلید پر ایک لڑکی کے ایک وقت میں پانچ خاوند ہوتے ہیں ہر ایک خاوند کو گویا رہ کھیڑ ... دو گائے ایک گھوڑا ڈیڑہ من جو کا آٹہ بیوی کے والدین کو دینا پڑتا ہے ملک تبت میں اگر تم کسی شخص کی سب سے بڑی لڑکی سے شادی کرو تو اسکی تمام چھوٹی بہنیں تمہارے ساتھ جائز طور پر شادی شدہ تصور کیجائینگی اور تم کو حق حاصل ہو گا کہ ان کو اپنی زوجہ کہکر مخاطب کرو - اگر کوئی تبت کا باشندہ سب سے بڑی لڑکی سے شادی کر لیتا ہے تو وہ اس کی چھوٹی بہنوں کو بھی اپنی زوجہ کیطرح اپنے گھر لے جاتا اور آباد کر لیتا ہے - دولہا کے بھائیوں کو بھی شریک حصہ داز بننے کا حق حاصل ہے جب شوہر فوت ہو جاتا ہے تو متوفی کی زوجگان اس کے بھائیوں کے قبضہ میں آجاتی ہیں - لداخ کی قوم بدھ کی بیغیرتی دنیا سے بڑھکر ہے یہ لوگ ایک جورو کو چھ سات حقیقی بھائیوں کے لئے کافی سمجھتے ہیں - کوہستان ہمالیہ کے اکثر مقامات میں یہانتک کہ نواح شملہ سے لیکر بہوٹان تک رواج ہے کہ بہت عورتوں کے ایک سے زیادہ شوہر ہوتے ہیں - مگر

عموماً یہ سب سگے بھائی ہوتے ہیں - یا یوں کہو کہ ان پہاڑوں میں رواج ہے کہ جتنے سگے بھائی ہوں ان سب کی ایک جورو ہوتی ہے سب سے پہلے وہ بڑے بھائی کی جورو ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد منجھلے اور چھوٹے بھائی کی بھی جورو سمجھی جاتی ہے اور سب کے حقوق زوجیت اس پر واجب ہوتے ہیں یہاں تک کہ بہوٹان کے ڈونگ ہوپ کی (جو ایک راجہ ہے) جورو بھی اپنے سگے بھائی کیساتھ مشترک ہے کہ جیسے انگریزی زبان میں پولی اینڈری کہتے ہیں - برخلاف اس کے ایک شوہر کی زیادہ عورتیں کیوں نہ ہوں انجیل میں لکھا ہے کہ کوئی آدمی دو خاوند کی خدمت نہیں کرسکتا (متی ۶ باب ۲۴) مگر ایک خاوند بہت سی خادموں سے خدمت لیسکتا ہے - پس اس سے ثابت ہوا کہ ایک عورت کے زیادہ خاوند مناسب حال نہیں بلکہ زیادہ عورتیں ایک خاوند کے مناسب حال ہیں - اسلام نے ایک بیوی اور زیادہ شوہروں کے نرالے طریق کو اپنے ہاں جائز ہی نہیں رکھا - انبیائے سابق نے کثرت ازدواج کو کسی حد تک محدود نہیں کیا تھا اور عرب میں بھی اس کی کوئی حد اور کوئی قید نہ تھی عرب میں عورتوں کو زیادہ تکلیف دیا کرتے تھے نہ انکی خبر لیا کرتے تھے اور نہ چھوڑ ہی دیتے تھے - اس نقص کو رفع کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید و فرقان حمید کے پارہ ۴ سورۃ النساء رکوع اول میں یوں ارشاد فرمایا ہے فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً یعنے دوسری عورتیں جو تم کو بھلی لگیں ان سے نکاح کرلو - دو دو تین تین چار چار - پھر اگر تم کو ڈر ہو کہ برابر انصاف نہ کرسکو گے تو ایک ہی پر قناعت کرو اور پھر پارہ ۵ سورۃ النساء رکوع ۱۹ میں فرمایا وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ یعنے تم کتنا ہی چاہو کہ بیویوں کے ساتھ (پورا) انصاف کرو تو یہ تم سے ہرگز نہ ہوسکیگا - خیر اتنا تو کرو کہ بالکل ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ اور (ظلم اور زیادتی سے) بچے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے" یعنے اسلام نے یوں فرمایا ہے کہ اگر تم عدل کرسکو اور ہر بی بی کو نیکیاں رکھو تب تو چار تک کی اجازت ہے ورنہ ایک سے زیادہ جائز نہیں × × × × × × × × × × × × × × × × × × ×

× ×

× × × - دنیا کے نقشوں موت پیدایش کی سالانہ رپورٹوں کے مقابلہ کرنے سے معلوم کیا گیا ہے کہ روئے زمین پر ہر ایک سو آدمی پیچھے ۱۰۹ عورتیں ہیں اور یہ کہ ناگرا ... ہوتی ہیں

۸ مرد ہوتے ہیں - اور ایک عورت اس سے کثرت ازدواجی کی تحریک ہوتی ہے ورنہ زیادہ عورتیں کیا کریں - اخبار سیویل گزٹ صلائے ہند لاہور مورخہ ۵ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۴ کالم سوم میں لکھا ہے کہ ایک انگریزی رسالہ نے جو بالصدیر شایع ہوتا ہے یہ خبر شایع کی ہے کہ شملہ میں ان دنوں پونے تین سو دو شیزہ یورپین لڑکیاں قابل شادی موجود ہیں - حالانکہ ان کے مقابلہ میں نوجوان کنواروں کی تعداد صرف ۶۲ ہے - لڑکیوں کی زیادتی اور لڑکوں کی کمی میں زیادہ فرق ہے بتلائے کہ باقی لڑکیوں کی زندگی کیونکر بسر ہوگی - انگلستان میں ۱۹۱۲ء میں پچاس ہزار بچے حرام کے جنے ہوئے درج رجسٹر ہوئے تھے یہ تعداد ان بچوں کی ہے جو بلا تفتیش حرامی مانے گئے ہیں کوئی مخفی بے اعتدالی اس شمار میں شامل نہیں ۱۹۱۰ء میں مشتہر ہوا تھا کہ انگلستان میں حرام کے بچوں کی سالانہ اوسط پیدایش ۰ ۵ ہزار ہے یہ کیوں؟ اسلئے کہ انگلستان میں کثرت ازدواج کا رواج نہیں اگر وہاں کثرت ازدواجی جائز ہو تو یہ خرابی کبھی نہ ہو - اسی خرابی کے دور کرنے کے واسطے اسلام نے کثرت ازدواج کا حکم دیا ہے قطع نظر اس کے مرد کی جتنی زیادہ جوروآں کرنے سے اولاد ہوتی ہے اتنی ایک عورت سے نہیں ہوتی - چنانچہ حضرت سلیمان کے بیٹے رجعام کی ۱۸ جوروآں اور ساٹھ حرمیں تھیں - جنسے ۲۸ بیٹے اور ۶۰ بیٹیاں تھیں (۲ تواریخ باب ۱۱ آیت ۲۲) اور حضرت سلیمان کے پوتے ابیاہ کی چودہ جوروآں تھیں - جنسے ۲۲ بیٹے اور ۱۶ بیٹیاں ہوئیں (۲ تواریخ ۱۳ باب آیت ۲۱) اور حضرت جدعون کی بہت سی جوروآں تھیں جنسے ۷۰ بیٹے ہوئے (قاضیوں کا ۸ باب آیت ۳۰) سری کرشن جی مہاراج کی ۱۶۰۰۰ - رانیاں تھیں ہر ایک سے ۱۰ لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی (دیباچہ تاریخ فرید کوٹ جلد اول فصل ۵ صفحہ ۱۷۱) راجہ سالباہن کی رانیاں ۱۴۸۵ - اور اولاد نرینہ کی تعداد ۴۸ تھی - اور راجہ بل ہند کی ۱۲ رانیاں اور ۱۰ - لڑکے تھے - اور راجہ چوند سری کی ۱۳ - رانیاں اور اکیس لڑکے تھے - پس زیادہ اولاد کیلئے بھی آدمی کو زیادہ عورتوں کی ضرورت ہے مسٹر ڈیون پورٹ مانٹیگیو - اور مسٹر ہیگنس - مسٹر ڈبلیو اوسلی مسٹر طامس کارلایل - مسٹر آیزک ٹیلر صاحبان مشہور علمائے یورپ تعداد ازدواج کے مؤید ہیں (دیکھو رسالہ تقدیس الرسول عن طعن المجہول مولفہ مولوی محمد فیروز الدین فیروز صاحب منشی فاضل سیالکوٹی) بعض طبیعتوں پر غلبہ شہوت اس قدر ہوتا ہے کہ ان کو ایک عورت پارسا نہیں رکھ سکتی تو ایسی طبیعت والے کو ایک سے زیادہ چار تک نکاح کرنا مستحب ہے - اگر خدا تعالے اسے موافقت اور وسعت ... مستحب ہے

کہ نامواقف کو چھوڑ کر دوسرے سے نکاح کرلے۔ جب ایک بیاہ ہوگا۔ ایک مرد کیلئے ایک عورت اور ایک عورت کیلئے ایک مرد رہیگا۔ اس عرصہ میں عورت حاملہ دایم المریض ہو جائے اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہا نہ جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟ **جواب** اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دایم المریض مرد کی عورت سے نہ رہا جائے تو کسی سے نیوگ کر کے اسکے لئے اولاد پیدا کرے (صفحہ ۱۵۲ ستیارتھ پرکاش) یہ ہے کثرت ازدواج کی تائید لیکن اس نرالی منطق کو سوائے آریوں کے اور کوئی مذہب تسلیم نہیں کرتا کیوں پرائی عورت کی صحبت کے برابر دوسری کوئی چیز عمر گھٹانے والی مرد کیواسطے نہیں ہے۔

(جگت سمرتی ترجمہ منوسمرتی شلوک ۳۰۱) دوسرے مرد کیساتھ جماع کرنیوالی عورت، دنیا میں مذمت کے قابل ہوتی ہے اور گیدڑی کا جنم پاتی ہے اور پاپ روگوں سے دکھی کلیش ان ہوتی ہے (جگت سمرتی ترجمہ منوسمرتی ۱۱۱) متحمل و متواضع و دانشمند و کامل گیان یگ ان یعنی دید شاستر کے جاننے والے اور عمر کی خواہش کرنیوالے جو آدمی ہیں وہ دوسرے کی عورت میں تخم نہ ڈالیں (جگت سمرتی ترجمہ منوسمرتی شلوک ۱۰۲۸) اولاد ہونیکے لالچ سے جو استری دوسرے پت سے جماع کرتی ہے وہ دنیا میں بدنام ہوتی ہے اور عاقبت میں پت لوک یعنی عالم شوہر کو نہیں پاتی (جگت سمرتی ترجمہ منوسمرتی ۳۴۲) اگر کہو کہ بدوں اولاد کے سورگ نہیں ملتا اس لئے دوسرا شوہر کرنا چاہیئے۔ اسپر کہتے ہیں کہ کئی ہزار برہمچاری برہمن بدوں ہونے اولاد کے سورگ کو چلے گئے اس بات کو سمجھکر بدون اولاد کے نیم سے ہر (جگت سمرتی ترجمہ منوسمرتی شلوک ۳۴۴) بتلائے نیوگ سے کیا فایدہ ہوا۔

جگت سمرتی شلوک ۱۰۴۶ میں لکھا ہے کہ شراب پینے والی اور سادھوؤں کی سیوا نہ کرنے والی۔ اور دشمنی کرنے والی۔ اور بیماریوں سے بھری ہوئی اور گھات کرنیوالی اور ہر وقت دولت کو نیست و نابود کرنے والی عورت ہو تو دوسرا بیاہ کرنا چاہیئے۔ اب فرمایئے کہ ستیارتھ پرکاش کو ملنتے یا جگت سمرتی پر عمل کریں۔ فطرتاً مرد ۶۵ سال تک رجولیت کا مادہ رکھتا ہے اور عورت ۴۵ سال کے بعد تولید کے قابل نہیں رہتی۔ اس لئے بھی انسان کو تعدادِ ازدواج کی ضرورت ہے۔ بکریوں کے ریوڑ میں ایک بکرا اور بھیڑوں کے ریوڑ میں ایک چھترا اور بہت سی مرغیوں میں ایک مرغا ہوتا ہے۔ جو کثرت ازدواج کی قدرتی طور پر بین دلیل ہے۔ ماسوائے اس کے قدرتی طور پر نر ہر وقت تیار رہتا ہے۔ مادہ میں یہ وصف نہیں۔ چنانچہ اس کی مثال جا کر سرکاری سانڈھ خانوں پر دیکھ لیں جو افزائش نسل اسپان و مویشیان کیواسطے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ماتحت قایم ہیں۔

افسوس مندرجہ بالا نہیوں اور راجوں مہاراجوں پر تو جنہوں نے سینکڑوں اور ہزاروں تک بیویاں اور رانیاں کی ہیں، کوئی اعتراض نہ کیا جاوے اور اسلام کو منہ پھاڑ پھاڑ کر کوسا جاوے۔ خدا ایسے لوگوں کو ہدایت دیوے اور راہ راست پر لاوے جو اسلام پر اعتراض کرنے سے باز آویں۔ (سراج الاخبار) (راقم جلوہ سیالکوٹی)

۳۱ - اکتوبر ۱۹۱۲ء کا پرچہ وی پی ہوگا

ان تمام صاحبان کیخدمت میں جنکی قیمت اخبار پرانے سال کی حساب کے مطابق اکتوبر ۱۹۱۲ء میں ختم ہوتی ہے جن صاحبان کو قیمت کے متعلق کچھ شبہ ہو وہ وی پی واپس کریں بلکہ اُسے وصول کر کے اگر کوئی شبہ ہو تو بذریعہ خط دریافت کریں۔ رکنا مناسب نہیں۔ جن صاحبان کی قیمت وصول نہ ہوگی انکے نام کا اخبار بند کیا جائیگا۔

"یہ منزل سخت ہے مولا پلیڈر کا تو لیڈر ہو"

خدا کی یاد میں اے دل بسر شام و سحر کردے
اسی کے سایۂ دیوار میں اے دل بسر کردے

عجب کیا پھر نئے سامان خدا ایش نظر کردے
زمانے پر عیاں اپنی محبت کا اثر کردے

دعاؤں میں لگا رہ مسلم اندوہگین اب تو
یقین ہے ابر رحمت کیطرح چھا جائے تو ہر سو

فنا فی القوم ہونے کو جو دل طیار بیٹھے ہیں
جو دل مضبوط سینوں میں لیئے جرار بیٹھے ہیں

مناسب مصلحت کی تاک میں سرشار بیٹھے ہیں
اجل تو ان کو مہلت دے کہ وہ ہشیار بیٹھے ہیں

بہار آئے ہوئے سرسبز ہیں انگور کے پتے
صفا میں جوش شبنم سے ہیں سب بلور کے پتے

نہیں ہے جسمیں ہمدردی سمجھو کہ بے جاں ہے
بڑہاؤ دین کو جب تک تمہارے جسم میں جاں ہے

بنی آدم کی ہمدردی سکھاتا ہمکو قرآں ہے
یہی قول پیغمبر ہے یہی فرمان سبحاں ہے

اشاعت دین کی کرنی ہے لازم اہل ایماں کو
بلا تفریق مسلک کے کمر ہمت کی سب باندھو!

مضامین ایک عرصہ سے یہ اخباروں میں جاتے تھے
خدا کے نور کو تبلیغ سے دنیا میں پھیلائے

کوئی مرد خدا اُٹھے کہ جو کچھ کر کے دکھلائے
جو بھولے ہیں خدا کی یاد کو کچھ ان کو سکھلائے

نہ نکلا قوم سے کوئی بہادر قوم کا شیدا
مسیحا کا جنازہ جا کے یورپ میں جو خود پڑھتا

جو زنگ تثلیث کا یورپ میں پھیکا کر کے دکھلاتا
شریعت دین احمد پر وہ لیکچر خوب واں دیتا

خدا واحد کا کلمہ جا کے عیسائیوں کو سکھلاتا
محمد مصطفےٰ کے دین کا وہ نور چمکاتا

خدا کا شکر ہے یارو کہ اک مرد خدا نکلا
یقین جانو کہ اب اوج کمالیت پہ دیں پہونچا

گیا پنجاب سے انگلینڈ کو خواجہ کمال الدین
وہ لیڈر بنکے دکھلانے لگا اسلام کی تمکین

اشاعت دین کی کرنے وہ نور العین نور الدین
وہ آئے کامیابی سے یہاں ایسا کہو آمین

وکالت دین احمد کی کریگا وہ بلا اجرت
یقین ہے اسکی ہر جا ہوگی دوبالا وہاں عزت

خدایا اس کو پوری کامیابی اور نصرت دے
اسے تقریر کرنیکی تو اپنے ہاں سے ہمت دے

ارادوں میں تو اسکے حق تعالیٰ استقامت دے
ہر اک جا وعظ میں تاثیر اور جلسوں میں عزت دے

گیا یورپ بموجب کشف مہدیٔ زمانہ کے
خدایا استقامت دے خدایا اس کو نصرت دے

دعا ہے شوق کی سن لے میرے ستار یا اللہ
زبان خواجہ سے ہو دواں تیرا اظہار یا اللہ

طفیل مصطفےٰ و احمد مختار یا اللہ
زمین خشک ہو ساری وہ سبزہ زار یا اللہ

سفر کے رنج و کلفت میں تو حامی اور ناصر ہو
یہ منزل سخت ہے مولا پلیڈر کا تو لیڈر ہو

شوق جالندہری

اڈیٹر بدر کا ذکر خیر!

اخبار بدر مورخہ ۱۰- اکتوبر ۱۹۱۲ء میں:-

"لیجئے اب میری تعریف نہ ہوگی"

کے عنوان سے جو نوٹ میرے محترم بھائی اور بدر کے روح رواں ایڈیٹر مفتی محمد صادق صاحب نے لکھا ہے اس کو پڑھ کر مجھے سخت افسوس ہوا۔ اور میں ضرور سمجھتا ہوں کہ اخبار بدر کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

برادرم صادق کے کسی معزز مکرم دوست نے انہیں حقارت سے لکھا کہ بدر میں ان کی (ایڈیٹر بدر) کی تعریف ہوتی ہے۔ اور اپنی مجلسوں میں بھی اس کا ذکر کیا۔ اس پر ایڈیٹر صاحب نے ان کے رضا کے لئے آیندہ کے لئے **توبہ** کرلی کہ وہ ان سفروں کے حالات (جو محض حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت اشاعت دین کے لئے کرتے ہیں) اخبار میں نہیں لکھا کریں گے۔ اور جو دوسرے لوگ لکھتے ہیں۔ ان میں سے اپنے متعلق حصہ کو کاٹ کر درج کیا کریں گے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ اخبار کی پیشانی پر جو ایڈیٹر محمد صادق لکھا ہوتا تھا اُسے بھی اس نوٹ کے ساتھ ہی ترک کردیا ہے۔

سوال مفتی صاحب کی تعریف یا مذمت کا نہیں بلکہ اصول کا سوال ہے کہ کیا ایک شخص جو کسی اخبار کا ایڈیٹر ہو وہ خود ضرورتاً یا اس کے ناظرین میں سے کوئی اور اس کی کسی مفید اور قابل قدر کارگزاری کا ذکر اسی اخبار میں کرسکتا ہے یا نہیں؟ اور پھر اس کو وسیع کر کے یوں کہنا چاہیئے کہ ایڈیٹر منجملہ دیگر افراد کے ایک فرد ہے کیا دوسروں کی تعریف اور حسن خدمات کے اظہار کا اسے اپنے اخبار میں حق ہے؟ یہ ایک سوال ہے جسکا اصول کے رنگ میں طے کرنا چاہیئے۔

ایڈیٹر بدر کی تعریف اگر اس کے کام کا کوئی قدردان کرے تو یہ ناقابل عفو خطا اور غلطی ہو۔ لیکن دوسرے لوگ ایڈیٹر بدر سے یہ خواہش ضرور رکھیں کہ وہ ان کی خدمات اور کارگزاریوں کا تذکرہ اپنے اخبار میں کرے خواہ وہ انہی کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہی کیوں نہ ہو۔

مجھے ایڈیٹر صاحب بدر اس کہنے میں معاف کریں کہ انہوں نے اس **نوٹ** کے لکھنے میں اخبار نویسی کا کام ہے جو **تبلیغ رسالت** کے پاک **اغراض** کا خادم ہے۔ متمدن قومیں اخبار نویس کو سلطنت کے سیاسی امور میں عقدہ کشا سمجھتے ہیں۔ انہوں نے محض ایک شخص کے اعتراض یا ناپسندیدگی سے ایک ایسے فعل کو ترک کرنے کا عزم کیا ہے۔ جو ان کے **منصبی کام اور اغراض کے خلاف ہے۔**

ہمارے سلسلہ کے اخبارات کا کام سلسلہ کے متعلق ہر قسم کی واقفیت بہم پہنچانا اور سلسلہ کی تاریخ کو محفوظ رکھنا ہے۔ آپ کے یا ان لوگوں کے سفر جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت تبلیغ دین یا اغراض سلسلہ کے لئے ہوتے ہیں تاریخ سلسلہ کا ایک جزو ہیں ان کو اخبار میں درج نہ کرنا قوم کے مفاد کو کچل دینا ہے۔

اگر کسی شخص کو خدا تعالےٰ نے کوئی عمدہ موقع خدمت دین کا دیا اور اس کے ہاتھ سے کوئی بہترین کام سرزد ہوا تو یہ ایک **انعام الٰہی** ہے۔ قرآن مجید سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے **اَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ**۔

لیکن آپ کسی کے برا منانے سے دوسروں کو اس تحدیث **نعمت** کا ذکر نہیں کرنے دیتے یہ کسر نفسی ہے یا کیا؟

مومن دلیر ہوتا ہے حق کہنے کیلئے حق سننے کیلئے اگر کسی کی خدمات کا ذکر کرنا ایسا ہی گناہ اور حقیر کام ہوتا۔ آج صحابہؓ کے کارنامے اور بزرگان دین کی واجب العزت کارگذاریاں تاریخ سے مٹ چکی ہوتیں۔

قرآن مجید اپنے متبعین کو ایک تاریخی قوم بنانا چاہتا ہے اور اس نے بنا کر دکھایا۔

قوم مختلف افراد کا مجموعہ ہوتی ہے پھر **فرد** اگر **تاریخی انسان** قرآن مجید کے ماتحت ہو تو یہ اس کی صداقت اور عظمت کا ثبوت ہے۔

آپ اگر بطور خود ہی اپنے کسی کارنامہ کا ذکر اظہار نعمت کے طور پر کریں تو یہ جائز اور درست ہے۔ اور اگر کوئی دوسرا شخص کرے تو بھی ناپسند نہیں ہوسکتا۔

ایڈیٹر کی تعریف اگر کوئی دوسرا بھی کردے تو ایڈیٹر کی **شامت** آجائے تو پھر کیا ایڈیٹر کا ہی یہ کام رہ گیا ہے کہ وہ **دوسروں کی مدح سرائی کرتا رہے۔**

تعجب ہے لوگ معمولی سے کام پر بھی داد چاہتے ہیں لیکن ایک شخص (جسکی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایڈیٹر بدر ہونے پر جائز تعریف کی ہو۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے تائید کی ہو) کی ... قابل ملامت ہو۔ محض اس لئے کہ **وہ اخبار کا ایڈیٹر ہے!**

میں مانتا ہوں کہ ہر شخص کو جو دین کی خدمت کرتا ہے یا قوم کی بھلائی کے لئے کوئی کام کرتا ہے تعریف اور ملامت کے سوال سے الگ ہو کر اپنا کام کرنا چاہیئے۔ مگر وہ دوسروں کے قلوب اور افعال پر بھی یہ اثر ڈال سکتا ہے۔ اور انہیں مجبور کرسکتا ہے کہ وہ اس کے متعلق اپنے **دلی جذبات** کا اظہار نہ کریں؟ یہ انسانی فطرت کا ایک غیر متغیر جذبہ ہے۔ کہ اظہار محبت کے لئے زبان اور دوسرے طریقوں سے کام لیا جاتا ہے۔

ہز ہائینس آغا خان بالقابہ آتے ہیں۔ یونیورسٹی کی تحریک کے محرک ہونے کی وجہ سے لوگ انکی گاڑی خود کھینچتے ہیں اور کوئی شخص اس کو برا نہیں مناتا۔ لیکن ایک شخص اسے اتنا لکھا ہے کہ آپ کے لیکچر یا تحریر سے یہ فایدہ پہونچا؟ اس قسم کی ملامت کے اظہار کام کرنے والوں کو اگرچہ پست حوصلہ نہ کرسکیں۔ مگر ملامت کرنے کا یہ طریق قابل عذر نہیں ہوسکتا۔

مفتی صاحب ایک پرانے مخلص خادم سلسلہ ہیں۔ بعض امور میں مجھے اُن سے اختلاف رائے بھی ہو جاتا ہے۔ اور میں کبھی ان کے ساتھ سختی کیساتھ تبادلہ خیالات بھی کرتا ہوں کہ انہوں نے سلسلہ کی خدمت میں نہایت اخلاص سے حصہ لیا ہے اور یہ خدا کا فضل ہے جو اس کو ہی ملتا ہے۔ جس کو خدا دیتا ہے۔

میرا جی چاہتا ہے کہ میں انکی خدمت کا بسط کیساتھ ذکر کروں مگر مجھے مفتی صاحب کی اس اخلاقی کمزوری یا خاکساری سے ڈر لگتا ہے کہ وہ کاٹ نہ دیں۔

ایڈیٹر اخبار کے خلاف بہت سے مضامین آسکتے ہیں۔ اور آتے ہیں۔ مگر کیا وہ ان سے ڈر کر وہ صداقت کو چھوڑ دیتا ہے۔ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اگر بدر میں ان **خطوط** کو چھاپا جاوے۔ جو اس اظہار ملامت کے نوٹ کے خلاف آئیں گے۔ تو انکی تعداد اسکی تائید کرنے والوں کے مقابلہ میں اتنی ہوگی کہ کوئی نسبت ہی نہیں ہوسکتی۔

مگر میں نہیں چاہتا کہ یہ سلسلہ شروع کیا جاوے اس لئے میں اپنے محترم اور **صادق بھائی کو جو روٹھ گئے ہیں**۔ اس تحریر کے ذریعہ آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ یا **منانا** چاہتا ہوں کہ وہ آیندہ اس قسم

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنینؓ۔

امراء اور رئیسوں کو طاقت دیتی ہے۔ ممسک۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بعد ادائے قیمت نقد ساڑھے چار روپے (للعہ) یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

کشتہ جریان

غرباء کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈہائی روپے

جریان۔ دردکمر۔ کثرت احتلام۔ ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آئندہ بھی مفید ثابت ہوگا۔

جریان کی شناخت

پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح پلمردہ اور کمزور کردیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں ہوتی ہیں۔ مالیخولیا۔ نسیان کبھی خواہ دل کا دھڑکنا۔ ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ ناامیدی۔ بے خوابی۔ خوف۔ غمگینی۔ نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں۔ جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو۔ وہ علاج کا کوشاں ہو تا جہاں سے میسر ہو۔ ہرگز بے خوف وبیفکر نہ رہے۔ ورنہ امراض بالا میں مبتلا ہو کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی۔ ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا۔ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے بالکل شفا پاگئے بعد تجربہ اور دعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ ملک فائدہ اٹھائے۔ قیمت ۲۴ روز بمعہ سفوف ۲ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ترکیب استعمال سفوف جو ہمراہ ہوگا اس سے ایک ماشہ اور کشتہ ۲ رتی ملا کر ہمراہ پانی صبح وشام **پرہیز** ترشی۔ شیرینی تیز مرچ۔

المشتہر

نظام جان وعبد الرحمٰن کاغانی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا انتیس ۲۹ سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کراکے تنگ آگئے ہوں۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگوا کر استعمال کریں اس میں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو ماردیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت شیشی کلاں چودہ آنہ (۱۴) محصول دو شیشی تک ۸ قیمت شیشی خورد آٹھ آنہ (۸) محصول ڈاک ۵ر۔ دو شیشی تک ۶ر

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ لگانے سے کھجلی اچھی ہوجاتی ہے۔ دو تین مرتبہ لگانے سے ایک دم اچھا ہوجاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۴ر۔ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۲ ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۶ر

ملنے کا پتہ

ایس کے برمن نمبر ۵و۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثنار میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہٗ کا بنایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دہند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم ۸ر۔ اصلی ممیرہ جس کی قیمت عہ۵ر فی تولہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعائتی قیمت فی تولہ ۳ر کردی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ **ترکیب استعمال** میرہ پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ گرمی کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں تو ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضا۔ نافع صرع مستہی طعام۔ قاطع بلغم ورباح۔ دافع بواسیر وجذام واستسقا وزردی رنگ وتنگی نفس و دق وشیخوخیت۔ فساد بلغم وقاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل بول وسیلان منی ویبوست ودرد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲ر تولہ۔ قسم دوم ۸ر تولہ ہے۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ ماشی۔ ریشمی اور سوتی۔ ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر

احمد نور کابلی۔ مہاجر۔ سوداگر۔ قادیان ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوت

کی واپسی کے لئے ہمارے ایک بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عہ۵ ہے۔ اور بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔

مسلمانوں کی دلچسپی کی سات انگریزی کتابیں

(۱) دی ٹرکو اٹالین وار اینڈ اٹس پرابلس مصنفہ سر ٹامس بار کلے۔ یہ کتاب جنگ طرابلس کے مسائل پر بحث کرتی ہے اور اس میں ایک باب سید امیر علی بالقابہ کا لکھا ہوا بھی ہے۔ ۲۵۰ صفحات مجلد۔ قیمت مبلغ ۱۲ر فی نسخہ پختہ۔

(۲) ان دی شیڈو آو اسلام۔ در ملک اسلامی مصنفہ ڈی میترا واکا۔ اسلامی زندگی کے متعلق ایک غیر معمولی دلچسپی کا ناول ہے۔ قیمت عہ فی نسخہ۔ مجلد عا

(۳) سم پیجز فرام دی لائف آو ٹرکش ومن ترکی خواتین کی زندگی کے حالات۔ مصنفہ ڈی میتر اواکا قیمت عہ آ سختہ

(۴) دی وڈ و وڈ کوئین یارانی صاحبہ جھانسی یہ ایک قصہ ملک کے طرز پر ہے۔ مصنفہ الیگزینڈر راجرس ہے۔ جس کا دیباچہ مشہور مستشرق سر ایڈون آرنلڈ صاحب کا ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۱۲ر

(۵) دی سے انگس آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ احادیث آنحضرتؐ کا انگریزی ترجمہ۔ مولفہ سہروردی صاحب ایم۔ اے۔ قیمت ۱۲ر فی نسخہ۔

(۶) ایشیا اینڈ یورپ۔ مصنفہ میریڈتھ ٹونسنڈ۔ جو بہت مدت تک رہ چکے ہیں۔ ہر دو براعظموں کے تعلقات پر مدت العمر غور کرنے کے بعد اپنے نتائج فکر کو اس کتاب کے ذریعہ سے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب سپکٹیٹر رقمطراز ہیں۔ کہ اس عجیب کتاب کی دلچسپی کسی مبالغہ کے اندر نہیں آسکتی۔ وہ مشکل اور اہم مسائل جو ایشیا پر حکومت کرتے ہوئے سلطنت برطانیہ کے سامنے ہیں اس کتاب میں حل کر دیئے گئے ہیں چوتھی بار چھپی ہے۔ مجلد قیمت مبلغ ۱۲ر

(۷) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عربی اکبر۔ مصنفہ ایضاً۔ نئی کتاب ہے۔ مجلد قیمت ۱۲ر

المشتہران

بلیکی اینڈ سن لمیٹڈ
وارک ہوس بمبئی

Blackie & Son Ld.
Warwick House
Bombay